- فضیلت و اعمال نیمہ شعبان
- 7:15 - 2014 ,12 جونPM News Code615503 :

- امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں کہ امام محمد باقر (ع) سے نیمہ شعبان کی رات کی فضیلت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: یہ رات شب قدر کے علاوہ تمام راتوں سے افضل ہے۔

- ابنا: یہ بڑی بابرکت رات ہے، امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں کہ امام محمد باقر (ع) سے نیمہ شعبان کی رات کی فضیلت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: یہ رات شب قدر کے علاوہ تمام راتوں سے افضل ہے۔ پس اس رات تقرب الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اس رات خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر فضل و کرم فرماتا ہے اور ان کے گناہ معاف کرتا ہے حق تعالیٰ نے اپنی ذاتِ مقدس کی قسم کھائی ہے کہ اس رات وہ کسی سائل کو خالی نہ لوٹائے گا سوائے اس کے جو معصیت و نافرمانی سے متعلق سوال کرے۔ خدا نے یہ رات ہمارے لیے خاص کی ہے۔ جیسے شب قدر کو رسول اکرم کے لیے مخصوص فرمایا۔ پس اس شب میں زیادہ سے زیادہ حمد و ثناء الٰہی کرنا اس سے دعا و مناجات میں مصروف رہنا چاہیئے۔

- اس رات کی عظیم بشارت سلطان عصر حضرت امام مہدی ﴿عج﴾کی ولادت باسعادت ہے جو ۲۵۵ھ میں بوقت صبح صادق سامرہ میں ہوئی جس سے اس رات کو فضیلت نصیب ہوئی۔

- اس رات کے چند ایک اعمال ہیں :

- ﴿۱﴾ غسل کرنا کہ جس سے گناہ کم ہوجاتے ہیں۔

- ﴿۲﴾ نماز اور دعا و استغفار کے لیے شب بیداری کرے کہ امام زین العابدین (ع) کا فرمان ہے، کہ جو شخص اس رات بیدار رہے تو اس کے دل کو اس دن موت نہیں آئے گی۔ جس دن لوگوں کے قلوب مردہ ہوجائیں گے۔

- ﴿۳﴾ اس رات کا سب سے بہترین عمل امام حسین (ع) کی زیارت ہے کہ جس سے گناہ معاف ہوتے ہیں جو شخص یہ چاہتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی ارواح اس سے مصافحہ کریں تو وہ کبھی اس رات یہ زیارت ترک نہ کرے۔ حضرت (ع) کی چھوٹی سے چھوٹی زیارت بھی ہے کہ اپنے گھر کی چھت پر جائے اپنے دائیں بائیں نظر کرے۔ پھر اپنا سر آسمان کی طرف بلند کرکے یہ کلمات کہے:

- اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اِللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ رَحْمَۃُ اِللهِ وَ بَرَکَاتُہُ

- سلام ہو آپ پر اے ابوعبداللہ (ع) سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

- کوئی شخص جہاں بھی اور جب بھی امام حسین (ع) کی یہ مختصر زیارت پڑھے تو امید ہے کہ اس کو حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔نیز اس رات کی مخصوص زیارت انشائ اللہ باب زیارات میں آئیگی۔

- ﴿۴﴾ شیخ و سید نے اس رات یہ دعا پڑھنے کا ذکر فرمایا ہے، جو امام زمانہ کی زیارت کے مثل ہے اور وہ یہ ہے:

- اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ لَیْلَتِنا ھذِہِ وَمَوْلُودِھا وَحُجَّتِکَ وَمَوْعُودِھَا الَّتِی قَرَنْتَ إلی فَضْلِھا فَضْلاً

- اے معبود! واسطہ ہماری اس رات کا اور اس کے مولود کا اور تیری حجت (ع) اور اس کے موعود (ع) کا جس کو تو نے فضیلت پر فضیلت عطا کی
- فَتَمَّتْ کَلِمَتُکَ صِدْقاً وَعَدْلاً لاَ مُبَدِّلَ لِکَلِماتِکَ وَلاَ مُعَقِّبَ لآَیاتِکَ نُورُکَ الْمُتَأَلِّقُ
- اور تیرا کلمہ صدق و عدل کے لحاظ سے پورا ہوگیا تیرے کلموں کو بدلنے والا کوئی نہیں اورنہ کوئی تیری آیتوں کا مقابلہ کرنیوالا ہے وہ
- وَضِیاؤُکَ الْمُشْرِقُ، وَالْعَلَمُ النُّورُ فِی طَخْیاءِ الدَّیْجُورِ، الْغائِبُ الْمَسْتُورُ جَلَّ
- {مہدی موعود(ع)} تیرا نور تاباں اور جھلملاتی روشنی ہے وہ نور کا ستون، شان والی سیاہ رات کی تاریکی میں پنہاں و پوشیدہ ہے اس کی
- مَوْلِدُھُ، وَکَرُمَ مَحْتِدُھُ، وَالْمَلائِکَۃُ شُہَّدُھُ، وَاﷲُ ناصِرُھُ وَمُؤَیِّدُھُ، إذا آنَ مِیعادُھُ
- ولادت بلند مرتبہ ہے اس کی اصل، فرشتے اس کے گواہ ہیں اور اللہ اس کا مدد گار و حامی ہے جب اس کے وعدے کا وقت آئے گا
- وَالْمَلائِکَۃُ أَمْدادُھُ، سَیْفُ اﷲِ الَّذِی لاَ یَنْبُو، وَنُورُھُ الَّذِی لاَ یَخْبُو، وَذُو الْحِلْمِ
- اور فرشتے اس کے معاون ہیں وہ خدا کی تلوار ہے جو کند نہیں ہوتی اور اس کا ایسا نور ہے جو ماند نہیں پڑتا وہ ایسا بردبار ہے
- الَّذِی لاَ یَصْبُو، مَدارُ الدَّھْرِ، وَنَوامِیسُ الْعَصْرِ، وَوُلاۃُ الْاَمْرِ، وَالْمُنَزَّلُ عَلَیْھِمْ
- جو حد سے نہیں نکلتا وہ ہر زمانے کا سہارا ہے یہ معصومین (ع) ہر عہد کی عزت اور والیان امر ہیں جو کچھ شبِ قدر میں نازل کیا جاتا ہے

- مَا يَتَنَزَّلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَأَصْحابُ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ، تَراجِمَةُ وَحْيِهِ، وَوُلاةُ أَمْرِهِ
- انہی پر نازل ہوتا ہے وہی حشر و نشر میں ساتھ دینے والے اس کی وحی کے ترجمان اور اس کے امر و نہی
- وَنَهْيِهِ ۔ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَى خاتِمِهِمْ وَقائِمِهِمُ الْمَسْتُورِ عَنْ عَوالِمِهِمْ ۔ اَللّٰهُمَّ وَأَدْرِكْ
- کے نگران ہیں اے معبود! پس ان کے خاتم اور ان کے قائم پر رحمت فرما جو اس کائنات سے پوشیدہ ہیں اے معبود! ہمیں اس کا زمانہ
- بِنا أَيّامَهُ وَظُهُورَهُ وَقِيامَهُ، وَاجْعَلْنا مِنْ أَ نْصارِهِ، وَاقْرِنْ ثأْرَنا بِثَأْرِهِ، وَاكْتُبْنا
- اس کا ظہور اور قیام دیکھنا نصیب فرما اور ہمیں اس کے مددگاروں میں قرار دے ہمارا اور اس کا انتقام ایک کردے اور ہمیں اس کے
- فِي أَعْوانِهِ وَخُلَصائِهِ، وَأَحْيِنا فِي دَوْلَتِهِ ناعِمِينَ، وَبِصُحْبَتِهِ غانِمِينَ ، وَبِحَقِّهِ
- مددگاروں اور مخلصوں میں لکھ دے ہمیں اسکی حکومت میں زندگی کی نعمت عطا کر اور اس کی صحبت سے بہرہ یاب فرما اس کے حق میں قیام کرنے
- قائِمِينَ، وَمِنَ السُّوءِ سالِمِينَ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ،
- والے اور برائی سے محفوظ رہنے کی توفیق دے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور حمد اللہ ہی کیلئے ہے جو جہانوں کا پروردگار ہے
- وَصَلَواتُهُ عَلَى سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ خاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الصَّادِقِينَ

- اور اس کی رحمتیں ہوں ہمارے سردار محمد (ص) پر جو نبیوں اور رسولوں کے خاتم ہیں اور انکے اہل پر جو ہر حال میں سچ بولنے والے ہیں اور ان کے
- وَعِتْرَتِہِ النَّاطِقِینَ، وَالْعَنْ جَمِیعَ الظَّالِمِینَ، وَاحْکُمْ بَیْنَنا وَبَیْنَھُمْ یَا أَحْکَمَ الْحاکِمِینَ۔
- اہل خاندان پر جو حق کے ترجمان ہیں اور لعنت کرتمام ظلم کرنے والوں پر اور فیصلہ کر ہمارے اور ان کے درمیان اے سب سے بڑھ کر فیصلہ کرنے والے۔
- ﴿۵﴾ شیخ نے اسماعیل بن فضل ہاشمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا:
- امام جعفر صادق (ع)نے پندرہ شعبان کی رات کو پڑھنے کیلئے مجھے یہ دعا تعلیم فرمائی:
- اَللّٰھُمَّ أَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّومُ الْعَلِیُّ الْعَظِیمُ الْخالِقُ الرَّازِقُ الْمُحْیِی الْمُمِیتُ الْبَدِیئُ
- اے معبود! تو زندہ وپائندہ، بلندتر، بزرگتر خلق کرنے والا، رزق دینے والا، زندہ کرنے والا، موت دینے والا، آغاز کرنے
- الْبَدِیعُ لَکَ الْجَلالُ وَلَکَ الْفَضْلُ وَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الْمَنُّ وَلَکَ الْجُودُ وَلَکَ الْکَرَمُ
- اور ایجاد کرنے والا ہے تیرے لیے جلالت اور تیرے ہی لیے بزرگی ہے تیری ہی حمد ہے اور تو ہی احسان کرتا ہے اور تو ہی سخاوت والا ہے
- وَلَکَ الْاَمْرُ، وَلَکَ الْمَجْدُ، وَلَکَ الشُّکْرُ، وَحْدَکَ لا شَرِیکَ لَکَ، یَا واحِدُ یَا
- تو ہی صاحب کرم اور تو ہی امر کا مالک ہے تو ہی شان والا اور تو ہی لائق شکر ہے تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے اے یکتا، اے

- أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَہُ كُفُواً أَحَدٌ، صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ
- یگانہ، اے بے نیاز، اے وہ جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہوسکتا ہے حضرت محمد(ص) اور آل محمد (ص)
- آلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِی وَارْحَمْنِی وَاكْفِنِی مَا أَهَمَّنِی وَاقْضِ دَيْنِی، وَوَسِّعْ عَلَیَّ فِی
- پر رحمت فرما اور مجھے بخش دے مجھ پر رحمت فرما کٹھن کاموں میں میری کفایت فرما میرا قرض ادا کردے میرے رزق میں
- رِزْقِی، فَ إِنَّکَ فِی ہٰذِهِ اللَّيْلَۃِ كُلَّ أَمْرٍ حَكِيمٍ تَفْرُقُ، وَمَنْ تَشَاءُ مِنْ خَلْقِکَ تَرْزُقُ،
- کشائش فرما کہ تو اسی رات میں ہر حکمت والے کام کی تدبیر کرتا ہے اور اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے رزق و روزی دیتا ہے،
- فَارْزُقْنِی وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ، فَ إِنَّکَ قُلْتَ وَأَ نْتَ خَيْرُ الْقَائِلِينَ النَّاطِقِينَ
- پس مجھے بھی رزق دے کیونکہ تو ہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے یقینا یہ تیرا ہی فرمان ہے اور تو بہتر ہے سب کہنے والوں بولنے
- وَاسْأَلُوا اللہ مِنْ فَضْلِہِ فَمِنْ فَضْلِکَ أَسْأَلُ وَ إِيَّاکَ قَصَدْتُ، وَابْنَ نَبِيِّکَ اعْتَمَدْتُ،
- والوں میں کہ مانگو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل میں سے پس میں تیرے فضل کا سوال کرتاہوں اور بس تیرا ہی ارادہ رکھتا ہوں تیرے
- وَلَکَ رَجَوْتُ، فَارْحَمْنِی يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .

- نبی (ص) کے فرزند کو اپنا سہارابناتا ہوں اور تجھی سے امید رکھتا ہوں پس مجھ پر رحم فرما اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔
- ﴿۶﴾ یہ دعا پڑھے کہ رسول اکرم اس رات یہ دعا پڑھتے تھے۔
- اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا یَحُولُ بَیْنَنا وَبَیْنَ مَعْصِیَتِکَ، وَمِنْ
- اے معبود! ہمیں اپنے خوف کا اتنا حصہ دے جو ہمارے اور ہماری طرف سے تیری نافرمانی کے درمیان رکاوٹ بن جائے اور
- طاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنا بِہِ رِضْوانَکَ، وَمِنَ الْیَقِینِ مَا یَھُونُ عَلَیْنا بِہِ
- فرمانبرداری سے اتنا حصہ دے کہ اس سے ہم تیری خوشنودی حاصل کرسکیں اور اتنا یقین عطا کر کہ جس کی بدولت دنیا کی تکلیفیں ہمیں
- مُصِیباتُ الدُّنْیا ۔ اَللّٰھُمَّ أَمْتِعْنا بِأَسْماعِنا وَأَبْصارِنا وَقُوَّتِنا مَا أَحْیَیْتَنا وَاجْعَلْہُ
- سبک معلوم ہوں اے معبود! جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں ہمارے کانوں، آنکھوں اور قوت سے مستفید فرما اور اس قائم (ع) کو ہمارا
- الْوارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثأْرَنا عَلَی مَنْ ظَلَمَنا، وَانْصُرْنا عَلَی مَنْ عادانا، وَلاَ تَجْعَلْ
- وارث بنا اور ان سے بدلہ لینے والا قرار دے جنہوں نے ہم پر ظلم کیا ہمارے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد فرما اور ہمارے دین میں
- مُصِیبَتَنا فِی دِینِنا، وَلاَ تَجْعَلِ الدُّنْیا أَکْبَرَ ھَمِّنا وَلاَ مَبْلَغَ عِلْمِنا، وَلاَ تُسَلِّطْ عَلَیْنا

- ہمارے لیے کوئی مصیبت نہ لا اور ہماری ہمت اور ہمارے علم کے لیے دنیا کو بڑا مقصد قرار نہ دے اور ہم پر اس شخص کو غالب نہ کر

- مَنْ لاَ یَرْحَمُنا، بِرَحْمَتِکَ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ

- جو ہم پر رحم نہ کرے واسطہ تیری رحمت کا اے سب سے زیادہ رحم والے۔

- یہ دعا جامع و کامل ہے۔ پس اسے دیگر اوقات میں بھی پڑھیں۔ جیسا کہ عوالی اللئالی میں مذکور ہے کہ رسول اللہ یہ دعا ہمیشہ پڑھا کرتے تھے۔

- ﴿۷﴾ وہ صلوٰت پڑھے جو ہر روز بوقت زوال پڑھا جاتا ہے۔

- ﴿۸﴾ اس رات دعائ کمیل پڑھنے کی بھی روایت ہوئی ہے اور یہ دعا باب اول میں ذکر ہوچکی ہے۔

- ﴿۹﴾ یہ تسبیحات سو مرتبہ پڑھے تا کہ حق تعالی ٰ اس کے پچھلے گناہ معاف کردے اور دنیا وآخرت کی حاجات پوری فرما دے:

- سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلهِ وَ اللهِ اَکْبَرُ وَ لَا اِلَہَ اِلَّا اللهِ

- اللہ پاک تر ہے اور حمد اللہ ہی کی ہے اللہ بزرگتر ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

- نام ونسب:

- جو اپنے جدِ برزگوار حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بالکل ہمنام اور صورت و شکل میں ہو بہو ان کی تصویر ہیں ۔ والدہ گرامی آپ کی نرجس خاتون علیہا السلام قیصر ِروم کی پوتی اور شمعون وصی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اولاد سے تھیں ۔ امام حسن عسکری علیہ السلام کی ہدایت سے حضرت علیہ السلام کی بزرگ مرتبت ہمشیرہ حکیمہ خاتون علیہا السلام نے ان کو مسائل ِ دینیہ اور احکام ِ شرعیہ کی تعلیم دی تھی ۔ القاب وخطابات غالباً ائمہ معصومین میں حضرت علی

علیہ السلام بن ابی طالب کے بعد سب سے زیادہ القاب ہمارے امام علیہ السلام عصر کے ہیں جن میں زیادہ مشہور ذیل کے خطابات ہیں ۔ 1. المہدی علیہ السلامیہ ایک ایسا خطاب ہے جو نام کاقائم مقام بن گیا ہے اور پیشینگوئیاں جو آپ کے وجود کے متعلق پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور دیگر آئمہ معصومین علیہ السلام کی زبان پر آئی ہیں وہ زیادہ تر اس لفظ کے ساتھ ہیں اسی لیے آنے والے مہدی علیہ السلام کا اقرار تقریباً ضروریاتِ اسلام میں داخل ہوگیا ہے جس میں اگر اختلاف ہوسکتا ہے تو اوصاف و حالات کے تعین میں لیکن اصل مہدی علیہ السلام کے ظہو رکا عقیدہ مسلمانوں میں ہر شخص کو رکھنا لازمی ہے ۔ ان حضرات کا ذکر نہیں جو اپنے کو مسلمان صرف سوسائٹی کے اثر یاسیاسی مصلحتوں سے کہتے ہیں مگر ان کے دل میں حاضر وناظر معدلت پسند رب الارباب کاعقیدہ ہی موجود نہیں تو اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کسی خبر غیبی کی تصدیق جو ابھی وقوع میں نہیں آئی ان کے حاشیہ خیال میں کہاں جگہ پاسکتی ہے ؟ مہدی علیہ السلام کے لفظ "ہدایت ہائے ہوئے "کے ہیں ، اسی لحاظ سے کہ "اصل ہادی راستہ بتانے والی ذات خالق ہے جس کے لحاظ سے خود پیغمبر سے خطاب کرکے قرآن کریم میں یہ آیت آتی ہے انک لاتھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء) تمہارے بس کی بات نہیں ہے کہ جس کو چاہو تم ہدایت کردو بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے) ۔ اور اسی کے اعتبار سے سورہ الحمد میں بارگاہ الٰہی میں دعا کی گئی ہے .اھدنا الصراط المستقیم ہم کو سیدھے راستے پر لگا دے ۔ اس فقرہ کو خود پیغمبر اور آئمہ معصومین بھی اپنی زبان پر جاری کرتے تھے اس لیے خداوندِ عالم کی ہدایت کے لحاظ سے ا ن رہنما یانِ دین کو مہدی کہنا صحیح تھا جو صفت کے لحاظ سے سب ہی بزرگوار تھے اور خطاب کے لحاظ سے حضرت امام منتظر علیہ السلام کے ساتھ مخصوص ہوگیا ۔ 2 .القائم یہ لقب ان احادیث سے ماخوذ ہے جس میں جناب پیغمبر نے فرمایا ہے کہ "دنیا ختم نہیں ہوسکتی جب تک میری اولاد میں سے ایک شخص قائم کھڑا) نہ ہو جو دنیا کو عدل

وانصاف سے بھردے ۔ 3 ۔صاحب الزمان علیہ السلام اس اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ آپ ہمارے زمانے کے رہنمائے حقیقی ہیں۔ 4 ۔حجتِ خدا علیہ السلام ہرنبی علیہ السلام اورامام علیہ السلام اپنے دور میں خالق کی حجت ہوتا ہے جس کے ذریعے سے ہدایت کی ذمہ داری – جو اللہ پر ہے – پوری ہوتی ہے اور بندوں کے پاس کوتاہیوں کے جواز کی کوئی سند نہیں رہتی ۔ چونکہ ہمارے زمانے میں رہنمائی خلق کی ذمہ داری حضرت علیہ السلام کے ذریعے سے پوری ہوئی ہے اس لیے قیامِ قیامت ”حجت خدا “ آپ ہیں ۔ 5 ۔ منتظرعلیہ السلام چونکہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی بشارتیں برابر رہنمایانِ دین دیتے رہے ہیں ، یہاں تک کہ صرف مسلمانوں میں ہی نہیں بلکہ دوسرے مذاہب میں بھی چاہے نام کوئی دوسرا ہو مگر ایک آ نے والے کا آخر زمانہ میں انتظار ہے ۔ ولادت کے قبل سے پیدائش کاانتظار رہا اور اب غیبت کے بعد کو ظہور کاانتظار ہے ا س لیے خود حضرت حکم الٰہی کے منتظر ہوتے ہوئے تمام خلق کے لیے منتظَر یعنی مرکز انتظار ہیں ۔ پشین گوئیاں

- آپ کے دنیا میں آ نے سے پہلے پشین گوئی متواتر طریقے سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آئمہ معصومین علیہم السلام کی زبانوں پر آتی رہی تھی جن میں سے ہر معصوم علیہ السلام کی صرف ایک خبر اس موقع پر درج کی جاتی ہے ۔ حضرت خاتم النبین

محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ و آلہ
وسلم حضرت کی زبان
مبارک سے احادیث
سے ا س کثرت
سے اس موضوع پر
وارد ہوئے ہیں کہ
صحاح و مسانید ان
سے معمور ہیں ا ور
متعدد علمائے اہلسنت
نے اُن کو مستقل
تصانیف میں جمع کیا
ہے جیسے حافظ
محمد بن یوسف
کنجی شافعی نے
البیان فی اخبار
صاحب الزمان میں
حافظ ابو نعیم
اصفہانی نے ذکر ”
لغت المہدی “ میں
اور اس کے علاوہ
ابو داؤد سجستانی
نے اپنے سنن میں
جس کا صحاح ستہ
میں شمارہوتا ہے
کتاب”المہدی“کا
مستقل عنوان قائم کیا
ہے اس طرح ترمذی
نے صحیح میں
اور ابن ماجہ قزوینی
نے اپنی کتاب

”سنن“میں اور حاکم نے ”مستدرک ““ میں بھی ان احادیث کو وارد کیا ہے۔ صرف ایک حدیث یہاں درج کی جاتی ہے جسے محمد بن ابراہیم حموی شافعی نے اپنی کتاب فرائد السمطین میں درج کیا ہے ، ابن عباس نے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا اناسیدالنبین وعلی سید الوصین وامااوصیائی بعدی اثناعشرا اولھم علی وآخرھم المھدی ۔”

میں انبیا کاسردار ہوں اور علی علیہ السلام اوصیا کے سردار ہیں ۔ میرے اوصیا (قائم مقام) میرے بعد بارہ ہوں گے جن میں میں اوّل علی علیہ السلام ہیں اور آخری”مہدی“ ہوں گے ،، ۔ حضرت سیدۃ النساء فاطمہ سلام اللہ علیہا

- کلینی کی الکافی میں جابر بن عبداللہ انصاری کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے پاس ایک لوح تھی جس میں تمام اوصیاء اور ائمہ کے نام درج تھے ، جناب سیّدہ علیہا السلام نے ا س لوح سے بارہ اماموں کے ناموں کی خبر دی جن میں تین محمد اور چار علی ، ان کا آخری فرد آپ کی اولاد میں سے وہ ذات ہے جو قائم ہوگا ۔ حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام جناب شیخ صدوق محمد بن علی بن بابویہ قمی نے " اکمال الدین،، میں امام رضا علیہ السلام کی حدیث آپ کے آبائے طاہرین کے ذریعے سے نقل کی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ا پنے فرزند امام حسین علیہ السلام کو مخاطب کرکے فرمایا: تیری نسل میں نواں وہ ہوگا جوحق کے ساتھ قائم ، دین ظاہر ہونے والااور عدل وانصاف کاپھیلانے والاہوگا ۔ امام حسنِ مجتبیٰ علیہ السلام صدوق اکمال الدین) میرے بھائی حسین علیہ السلام کی نسل سے نواں جب پیدا ہوگا تو خدا وند عالم اس کی عمر کو غیبت کی حالت میں طولانی کرے گا پھر جب وقت آئے گا تو اسے اپنی قدرت کاملہ سے ظاہر کرے گا توخداوند اللہ زمین کو موت کے بعد زندگی عطا کرے گا ۔ سید الشہداء امام حسین علیہ السلام نواں میری نسل سے وہ امام ہے جو حق کے ساتھ قائم ہو گا ۔ جس کے ذریعے سے دینِ حق کو تمام مذاہب پر غلبہ حاصل ہوگا اس کی ایک طولانی غیبت ہوگی جس میں بہت سے گمراہ ہوجائیں گے جنھیں ایذائیں برداشت کرنا پڑیں گی اور ان سے لوگ کہیں گے کہ اگر سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہوگا ۔ جو اس غیبت کےزمانے میں اس اذیت اور انکار پر صبر کریں گے انھیں رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرنےکاثواب حاصل ہوگا ۔ امام زین العابدین علیہ السلام ہم میں سے قائم وہ ہوگا جس کی ولادت لوگوں سے پوشیدہ رہے گی ۔ یہاں تک کہ عام لوگ کہیں گے وہ پیدا ہی نہیں ہوا ۔ امام محمد باقر علیہ السلام (کافی کلینی) حسین علیہ السلام کے بعد نو امام علیہم السلام معینّ ہیں جن میں سے نواں امام قائم علیہ السلام ہوگا .،، امام جعفر صادق علیہ السلام علل الشرائع شیخ الصدوق میں روایت ہے کہ فرمایا حضرت علیہ

السلام نے کہ میرے فرزند موسی علیہ السلام ' کی نسل سے پانچواں قائم ہوگا ۔ امام موسیٰ کاظم (کمال الدین صدوق)
کسی نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ کیا آپ قائم بحق ہیں حضرت نے فرمایا حق کے ساتھ قائم وبرقرار تومیں بھی ہوں مگر اصل میں قائم وہ ہوگا جو زمیں کو دشمنان خدا سے پاک کردے گا اور اسے عدل وانصاف سے مملو کردے گا وہ میری اولاد میں سے پانچواں شخص ہوگا ۔ ا س کی ایک طولانی غیبت ہوگی جس میں بہت سے مرتد ہوجائیں گے اور کچھ ثابت قدم رہیں گے ۔ امام رضا علیہ السلام دعبل نے آپ کے سامنے جب اپنامشہور قصیدہ پڑہا اور اس میں ان دوشعروں تک پہنچے۔ خروج الامام لامحالة قائم زمانہ میں ظہور ِ قائم آلِ عبا علیہ السلام ہوگا یبین لناکل حق و باطل جہاں میں امتیازِ حق وباطل آکے کردے گا یقوم علی اسم اللہ و البرکات مد د سے جوخدا کے نام وبرکت کی کھڑا ہوگا و یجزی علی النعماء والنفمات وہ دے گا مومن وکافر کو ہر کردار کا بدلہ یہ سنتے ہی امام رضا علیہ السلام نے گریہ فرمایا اور پھر سر اٹھا کر کہا اے دعبل یہ شعر تمہاری زبان پر روح القدس نے جاری کرائے ہیں ۔ تمھیں معلوم بھی ہے کہ یہ امام علیہ السلام کون ہے اور کب کھڑا ہوگا؟

- دعبل نے کہا یہ تفصیلات تو مجھے معلوم نہیں مگر یہ سنتا ہوں کہ آپ میں ایک امام ایساہوگا جو زمین کو فساد سے پاک اور عدل وانصاف سے مملو کردے گا ۔
- حضرت رضا علیہ السلام نے فرمایا اے دعبل میرے بعد امام میرا فرزند محمد علیہ السلام ہوگا ۔ اور ا س کے بعد اس کا فرزند علی علیہ السلام اور علی علیہ السلام کے بعد اس کا بیٹا حسن علیہ السلام اور حسن علیہ السلام کے بعد اس کا بیٹا قائم ہوگا جس کی غیبت کے دور میں اس کاانتظار رہے گا اور ظہور کے موقع پر دنیا اس کے سامنے سر تسلیم خم کرے گی ۔ امام محمدتقی علیہ السلام قائم ہم میں سے وہی مہدی ہوگا جو میری نسل میں تیسرا ہوگا ۔ امام علی نقی علیہ السلام میرا جانشین تو بعد میرے میرا

فرزند حسن علیہ السلام ہے مگر اس کے جانشین کے دور میں تمہارا کیا عالم ہوگا ؟ سننے والوں نے پوچھا: کیوں؟ اس کا کیا مطلب؟

- فرمایا اس کے کہ تمہیں اسے دیکھنے کا موقع نہ ملے گا ۔ بعد ا س کے نام لینے کی اجازت نہ ہوگی ، عرض کیا گیا پھر ان کا نام کس طرح لیا جائے گا ؟ فرمایا بس یوں کہنا کہ "الحجة من آلِ محمدعلیہم السلام۔،، علیہ السلام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کے آبائے طاہرین علیہم السلام نے فرمایا ہے کہ زمین حجت خدا سے قیامت تک کبھی خالی نہیں ہوسکتی؟ اور جو مرجائے اور اپنے امام زمانہ کی معرفت اسے حاصل نہ ہوئی ہو وہ جاہلیت کی موت دنیا سے گیا۔ آپ نے فرمایا کہ بیشک یہ اسی طرح حق ہے جس طرح روز روشن حق ہوتا ہے ۔

- عرض کیا گیا: پھر حضور کے بعد حجت اور امام علیہ السلام کون ہوگا ؟ فرمایا جو پیغمبر خدا کاہمنام ہے میرے بعد امام وحجت ہوگا ۔ جو شخص بغیر اس کی معرفت حاصل کئے ہوئے دنیا سے اٹھا وہ جاہلیت کی موت مرا ۔ بیشک اس کی غیبت کا دور اتنا طولانی ہوگا جس میں جاہل لوگ حیران اور سرگرداں پھریں گے اور باطل پرست ہلاکتِ ابدی میں گرفتار ہونگے ۔ وقت مقرر کرکے پشین گوئیاں کرنے والے غلط گو ہونگے ۔

- ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبراسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت سے لے کر برابر ہر دور میں ا س ذات کی خبر جاتی رہی تھی ۔ جومہدی دین ہوگا ۔ بلکہ دعبل کی روایت سے ظاہر ہے کہ یہ امر اتنا مشہورتھا کہ شعراء تک اسے نظم کرتے تھے ۔ا س کے ساتھ تواریخ پر نظر کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ دوست و دشمن سب ان حدیثوں سے واقف تھے۔ یہاں تک کہ بسا اوقات ان سے غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے تھے ۔

- چنانچہ سلسلہ عباسیہ میں سے محمد نام جس کا تھا اس نے اپنا لقب مہدی اسی لیے اختیار کیا اور نسل امام حسن علیہ

السلام سے عبداللہ محض کے فرزند محمد کے متعلق بھی مہدی ہونے کا عقیدہ قائم کیا گیا اور کیسانیہ نے محمد بن حنفیہ کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا مگر ائمہ اہلبیت علیہم السلام میں سے ایک معصوم ہستی کا اسی وقت پر وجود خود ان خیالات کی رد کے لیے کافی تھا اور یہ حضرات ان غلط دعویداروں کے غلط بتانے کے ساتھ ساتھ اصل مہدی کے اوصاف اوراس کی غیبت کاتذکرہ برابر کرتے رہے اس سے یہ حقیقت صاف ظاہر ہوگئی کہ اصل مہدی کی تشریف آوری کا انتظار متفقہ طور پر موجود تھا ۔

- اس کے ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وہ حدیثیں بھی متواتر صورت سے موجود تھیں کہ میری اولاد میں میرے بارہ جانشین ہوں گے تعداد خود ان غلط مدعیوں کے دعوے کے بطلان کے لیے کافی تھی لیکن اب امام حسن عسکری علیہ السلام تک گیارہ کی تعداد ائمہ کی پوری ہوگئی تو دنیا بے چینی کے ساتھ اسی امام کی طلبگار ہوگئی جو اپنی پیدائش سے قبل بھی منتظَر تھا اور پیدائش کے بعد بھی غیبت کی بناپر مصلحت الٰہی کے تقاضا تک منتظَر رہنے والا تھا ۔ ولادت وہ وقت جس کا مصومین علیہم السلام کو انتظار تھا آخر کو آہی گیا اور پندرہ شعبان ۲۵۵ھ کی صبح کو سامرے میں اس مبارک و مقدس بچے کی ولادت ہوئی ۔

- نشونماوتربیت آئمہ اہل بیت میں یہ کوئی نئی بات نہیں کہ ان کو ظاہری حیثیت سے تعلیم وتربیت کاموقع حاصل نہ ہوسکا ہواور وہ بچپن ہی میں قدرت کی طرف کے انتظامِ خاص کے ساتھ کمالات کے جوہر سے آراستہ کرکے امامت کے درجے پر فائز کر دیئے گئے ہوں اس کی نظریں حضرت"امامِ منتظر " کے پہلے بھی کئی سامنے آچکی تھیں جیسے آپ کے جد بزرگوار حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے والد امام محمد تقی علیہ السلام جن کی عمر اپنے والد امام رضا کے انتقال کے وقت آٹھ برس سے زیادہ نہ تھی ۔ ظاہر ہے کہ یہ مدت عام افراد کے لحاظ سے بظاہر اسبابِ نشوونما اور تعلیم وتربیت کے لیے ناکافی ہے مگر جب

خالق کی مخصوص عطا کو ان حضراتکے بارے میں تسلیم کرلیا تو اب سات اور چھ اور پانچ برس کے فرق کا بھی کوئی سوال باقی نہیں رہ سکتا ۔

- اگر سات برس کے سن میں امامت کامنصب حاصل ہوسکتا ہے اور چھ برس کے سن میں حاصل ہوسکتا ہے جس کی نظیریں قبل کے اماموں کے یہاں دنیا کی آنکھوں کے سامنے آچکیں تو پانچ یاچار برس میں بھی یہ منصب اسی طرح حاصل ہوسکتا ہے اور اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے ۔ بارہویں امام کو اپنے والد کی آغوش ِ شفقت وتربیت سے بہت کم عمر میں جدا ہونا پڑا یعنی پندرہ شعبان۲۵۵ھء میں آپ کی ولادت ہوئی اور ربیع الاوّل ۲۶۰ھء میں آپ کے والد بزرگوار حضرت حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت ہوئی ۔ اس کے معنٰی یہ ہیں کہ آپ کی عمر اس وقت صرف ساڑھے چاربرس کی تھی اور اسیکمسنی میں آپ کے سرپر خالق کی طرف سے امامت کا تاج رکھ دیا گیا ۔ حکومت ِ وقت کاتجسسّ بالکل اسی طرح جیسے فرعون مصر نے یہ پشین گوئی سن لی تھی کہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والابچہ میرے ملک کی تباہی کا باعث ہوگا تو اس نے اپنی کوششیں صرف کردیں کہ کسی طرح وہ بچہ پیدا ہی نہ ہونے پائے اور پیدا ہو تو زندہ نہ رہنے پائے اسی طرح متواتر احادیث کی بنا پر عباسی سلطنت کے فرمانروا کو یہ معلوم ہوچکا تھا کہ حسن عسکری علیہ السلام کے یہاں اس مولود کی پیدائش ہوگی جس کے ذریعے باطل حکومتیں تباہ ہوجائیں گی تو اس کی طرف سے انتہائی شدت کے ساتھ انتظاما ت کیے گئے کہ ا یک ایسے مولود کی پیدائش کا امکان باقی نہ رہے اسی لیے امام حسن عسکری علیہ السلام کو مسلسل قیدوبند میں رکھا گیا مگر قدرت الٰہی کے سامنے کوئی بڑی سے بڑی مادی قوت بھی کامیاب نہیں ہوسکتی ۔ جس طرح فرعون کی تمام کوششوں کے باوجود موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اسی طرح سلطنت عباسیہ کے تمام انتظامات کے باوجود”امام منتظَر علیہ السلام “ کی ولادت ہوئی مگر یہ قدرت کا انتظام تھا کہ آپ کی پیدائش کو صیغہ راز میں

رکھا گیا اور جسے قدرت اپنا راز بنائے اس کے افشاء پر کون قادر ہوسکتا ہے ؟

- بیشک ذرا دیر کے لیے خوداس کی مصلحت ا س کی متقاضی ہوئی کہ راز پر سے پردہ ہٹایا جائے ۔ جب امام حسن عسکری علیہ السلام کاجنازہ غسل وکفن کے بعد نمازِ جنازہ کے لیے رکھا ہوا تھا ۔ شیعیانِ خاص کامجمع تھا اور نماز کے لیے صفیں بندھ چکی تھیں ، امام حسن عسکری علیہ السلام کے بھائی جعفر نماز جنازہ پڑہانے کے لیے آگے بڑھ چکے تھے اور تکبیر کہنا چاہتے تھے کہ ایک دفعہ حرم سرائے امامت سے ایک کم سن بچہ برآمد ہؤا اور بڑھتا ہوا صفوں کے آگے پہنچا اور جعفر کی عبا کو ہاتھ میں لے کر کہا ”چچا ! پیچھے ہٹئیے ۔ اپنے باپ کی نماز جنازہ پڑھانے کا حق مجھے زیادہ ہے ۔،،

- جعفر بے ساختہ پیچھے ہٹے اور صاحبزادے نے آگے بڑھ کر نماز جنازہ پڑھائی ۔ پھر صاحبزادہ حرم سرا میں واپس گیا ۔ غیر ممکن تھا کہ یہ خبر خلیفہ کو نہ پہنچی ہو اور اب زیادہ شدت و قوت کے ساتھ تلاش شروع ہوگئی کہ ان صاحبزادے کو گرفتار کرکے قید کردیا جائے اور ان کی زندگی کاخاتمہ کیا جائے

۔ غیبت حضرت امام منتظرعلیہ السلام کی امامت کازمانہ اب تک دو غیبتوں میں تقسیم رہا ۔ ایک زمانہ ”غیبت صغریٰ “اور ایک غیبتِ کبریٰ “ اس کی بھی خبر معصومین علیہم السلام کی زبان پر پہلے آچکی تھی جیسے پیغمبر خدا کاارشاد ”اس کے لیے ایک غیبت ہوگی جس میں بہت سی جماعتیں گمراہ پھرتی رہیں گی ،، اور اس کی غیبت کے زمانے میں اس کے اعتقاد پر برقرار رہنے والے ،، گو گرد سرخ “ سے زیادہ نایاب ہوں گے۔ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ارشاد ہے۔ قائم آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے ایک طولانی غیبت ہوگی ، میری آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے وہ منظر کہ دوستانِ اہلبیت علیہم السلام اس کی غیبت کے زمانے میں سرگرداں پھر رہے ہیں جس طرح جانور چارہ گاہ کی تلاش میں سرگرداں پھرتے ہیں

۔ دوسری حدیث میں اس کا ظہور ایک ایسی غیبت اور حیرانی

کے بعد ہوگا جس میں اپنے دین پر صرف بااخلاص اصحاب یقین ہی قائم رہ سکیں گے ۔ امام حسن علیہ السلام کا قول "اللہ اس کی عمر کو اس کی غیبت کی حالت میں طولانی کرے گا ،، امام حسین علیہ السلام کاارشاد"اس کی غیبت اتنی طولانی ہوگی کہ بہت سے گمراہ ہوجائیں گے ،، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ۔"مہدی ساتویں امام کی اولاد میں سے پانچواں ہوگا ۔ ا س کی ہستی تمھاری نظروں سے غائب رہے گی ۔،، دوسری حدیث میں صاحب الامر کے لیے ایک غیبت ہونے والی ہے ۔ اس وقت ہر شخص کو لازم ہے کہ تقویٰ اختیار کرے اور اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رہے ۔،،

- امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں "ا س کی صورت لوگوں کی نگاہوں سے غائب ہوگی مگر اس کی یاد اہل ایمان کے دلوں سے غائب نہ ہوگی ، وہ ہمارے سلسلے کا بارہواں ہوگا ۔،،

- امام رضا علیہ السلام اس کی غیبت کے زمانے میں اس کا انتظار رہے گا ۔،، امام محمد تقی مہدی وہ ہے جس کی غیبت کے زمانے میں اس کاانتظار اور ظہور کے وقت اس کی اطاعت لازم ہو گی' امام علی نقی علیہ السلام صاحب الامر وہ ہوگا جس کے متعلق بہت سے لوگ کہتے ہوں گے ، وہ ابھی پیدا ہی نہیں ہوا ۔"امام حسن عسکری علیہ السلام ۔"میرے فرزند کی غیبت ایسی ہوگی کہ سوائے ان لوگوں کے جنھیں اللہ محفوظ رکھے سب شک وشبہ میں مبتلا ہوجائیں گے ۔،،

- اسی کے ساتھ امام محمد باقر علیہ السلام نے بھی یہ بتا دیا تھا کہ "قائم آلِ محمد کے لیے دو غیبتیں ہیں ۔ ایک بہت طولانی اور ایک اس کی بہ نسبت مختصر ۔،، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ" ایک غیبت دوسری کی بہ نسبت طولانی ہوگی ۔،، ان ہی احادیث کے پہلے سے موجود ہونے کا نتیجہ تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے بعد ان کے اصحاب اور مؤمنین مخلصین کسی شک وشبہ میں مبتلا نہیں ہوئے اور انھوں نے کسی حاضر الوقت مدعی امامت کو تسلیم کرنے کے بجائے اس "امام غائب علیہ السلام کے تصور کے سامنے سرتصدیق خم

کردئیے ۔ غیبت ِ صغریٰ پہلی غیبت کا دور ۲۶۰ھء سے ۳۱۹ھء تک انہتر سال قائم رہا ۔ اس میں سفراء خاص موجود تھے یعنی ایسے حضرات جو کو مخصوص طور پر نام متعین کے ساتھ امام علیہ السلام کی جانب سے نائب بتایا گیا تھا کہ شیعوں کے مسائل امام علیہ السلام تک پہنچائیں ۔ ان کے جوابات حاصل کریں اموال زکوٰۃ و خمس کو جمع کرکے انھیں مصارف خاصہ میں صرف کریں او جو قابل اعتماد اشخاص ہوں ان تک خود امام علیہ السلام کے تحرکات کی بھی اطلاع دیں ورنہ خودحضرت علیہ السلام سے دریافت کرکے ان کے مسائل کا جواب دے دیں ۔ یہ حضرات علم و تقویٰ اور رازداری میں اپنے زمانے کے سب سے زیادہ ممتاز اشخاص تھے اس لیے ان کو امام علیہ السلام کی جانب سے اس خدمت کا اہل سمجھا جاتا تھا ، یہ حسبِ ذیل چار بزرگوار تھے ۔ 1 ۔ ابو عمر عثمان بن سعید عمر عمری اسدی: یہ پہلے امام علی نقی علیہ السلام کے بھی سفیر رہے تھے پھر امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانے میں بھی اس خدمت پر مامور رہے اور پھر حضرت"امام منتظر علیہ السلام کی جانب سے بھی سب سے پہلے اسی عہدے پر قائم رہے ۔ چند سال ا سی خدمت کو انجام دے کر بغدادمیں انتقال کیا وہیں دفن ہوئے ۔ 2 ۔ ان کے فرزند ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعید عمری: امام حسن عسکری علیہ السلام نے ان کے منصب سفارت پر برقرار ہونے کی خبر دی ۔ پھر ان کے والد نے اپنے وفات کے وقت بحکم امام علیہ السلام ان کی نیابت کا اعلان کیا ، جمادی الاوّل ۳۰۵ھ میں بغداد میں وفات پائی ۔ .3 ابو القاسم حسین بن روح بن ابی بحر نوبختی: علم وحکمت کلام ونجوم میں خاص امتیاز رکھتے ہوئے مشہور خاندان نوبختی کی یاد گار اورخود بڑے جلیل المرتبت پرہیز گار عالم تھے ۔ ابو جعفر محمد بن عثمان نے اپنی وفات کے بعد امام علیہ السلام کے حکم سے ان کو اپنا قائم مقام بنایا ۔پندرہ برس تک عہدہ سفارت انجام دینے کے بعد شعبان ۳۲۰ھ میں ان کی وفات ہوئی 4 ۔ ابو الحسن علی بن محمد سمری: یہ آخری نائب تھے ۔ حسین بن روح کے بعد بحکم امام علیہ السلام ان کے قائم مقام ہوئے اور صرف نو برس

اس فریضے کو انجام دینے کے بعد ۱۵شعبان ۳۲۹ھء میں بغداد میں انتقال کیا ۔ وقت ِ آخر جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ کے بعد نائب کون ہوگا تو انھوں نے کہہ دیا کہ اب اللہ کی مشیت ایک دوسری صورت کاارادہ رکھتی ہے جس کی آخری مدت اسی کو معلوم ہے ۔ اب اس کے بعد کوئی نائب ِ خاص باقی نہ رہا ۔
اسی ۳۲۹ھ کے اندوہناک سال میں الکافی کے مصنف ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی اور شیخ صدوق کے والد بزرگوار علی بن بابویہ قمی نے بھی انتقال فرمایا تھا اور ان حوادث کے ساتھ غیرمعمولی طور پر یہ منظر دیکھنے میں آیا کہ آسمان پر ستارے اس کثرت سے ٹوٹ رہے ہیں کہ ا یک محشر معلوم ہوتا ہے اس لیے اس کا نام رکھ دیا گیا ”عام ثناالنجوم“ یعنی ستاروں کے انتشار کا بد سال ۔اس کے بعد اندھیرا چھا گیا ۔سخت اندھیرا چھا گیا۔ سخت اندھیرا، یہ اس لئے کہ کوئی ایسا شخص سامنے نہ رہا جو امام علیہ السلام کی خدمت میں پہنچنے کاوسیلہ ہو۔ غیبتِ کبریٰ ۳۲۹ھ کے بعد سے ”غیبت کبریٰ“ کہتے ہیں ۔ اس لیے کہ اب کوئی خاص نائب بھی باقی نہیں رہا ہے ۔ اس دور کے لیے خود حضرت”امام عصر علیہ السلام،،نے یہ ہدایت فرمادی تھی کہ ”اس صورت میں دیکھنا جو لوگہمارے احادیث پر مطلع ہوں اور ہمارے حلال وحرام یعنی مسائل سے واقف ہوں ان کی طرف رجوع کرنا ۔یہ ہماری جانب سے تمہارے اوپر حجت ہیں ،،

- اس حدیث کی بنا پر علمائے شیعہ اورمجتہدین کو نائب امام “ کہا جاتا ہے مگر یہ نیابت باعتبار صفات عمومی حیثیت سے ہے ۔ خصوصی طور پر باعتبار نامزدگی نہیں ہے ۔ یہی خاص فرق ہے ان میں اور نائبین خاص مینجو ”غیبت صغریٰ“ کے زمانے میں اس منصب پر فائز تھے ۔ اس زمانے میں بھی یقیناً امام علیہ السلام ہدایت خلق اورحفاظت حق کا فریضہ انجام دیتے ہیں اور ہماری کسی نہ کسی صورت سے رہنمائی فرماتے ہیں خواہ وہ ہمارے سامنے نہ ہوں اور ہمیں محسوس ومعلوم نہ ہو۔ یہ پردہ اس وقت تک رہے گا جب تک مصلحت ِالٰہی متقاضی ہو ۔ اور ایک

وقت ایسا جلد آئے گا خواہ وہ جلد ہمیں کتنی ہی دور معلوم ہوتا ہو یہ پردہ ہٹے گا اور امام علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور دنیا کو عدل وانصاف سے معمور فرمائیں گے ۔ اسی طرح وہ اس کے پہلے ظلم وجور سے مملو ہو چکی ہوگی ۔اللھم عجل اللہ فرجہ وسهّل مخرجہ

- 15 شعبان :

- حضرت امام مھدی (عج) دنیا کو عدل وانصاف سے اسی طرح پرکردیں گے جس طرح وہ ظلم وجورسے بھری ہوگی۔

- پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی (ص) نےفرمایا: امام مہدی(عج) کا اصل نام میرے نام کی طرح م.ح.م.د اوران کی کنیت میری کنیت کی طرح ابوالقاسم ہے وہ جب ظہورکریں گے توساری دنیاکو عدل وانصاف سے اسی طرح بھردیں گے جس طرح وہ اس وقت ظلم وجورسے بھری ہوگی ۔

- امام زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سلسلہ عصمت محمدیہ (ص)کی چودھو یں اورسلسلہ امامت علویہ کی بارھویں کڑی ہیں آپ کے والد ماجد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور والدہ ماجدہ جناب نرجس(۱) خاتون ہیں۔

- آپ اپنے آباؤاجدادکی طرح امام منصوص ،معصوم ،اعلم زمانہ اورافضل کا ئنات ہیں ۔آپ بچپن ہی میں علم وحکمت اعلی مدارج پر فائزتھے۔

- آپ کو پانچ سال کی عمرمیں ویسی ہی حکمت دے دی گئی تھی ،جیسی حضرت یحیی کو ملی تھی اورآپ اپنی مادر گرامی کے بطن میں اسی طرح امام تھے،جس طرح حضرت عیسی علیہ السلام نبی قرارپائے تھے۔

- آپ انبیاء (ع) سے افضل ہیں آپ کے متعلق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے شمار پیشین گوئیاں فرمائی ہیں اوراس کی وضاحت کی ہے کہ آپ حضورکی عترت اورحضرت فاطمۃالزہرا کی اولاد سے ہوں گے۔(1) آنحضورنے یہ بھی

فرمایاہے کہ امام مہدی کا ظہورآخرزمانہ میں ہوگا ۔اورحضرت عیسی ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔(2)

- آنحضور نے یہ بھی فرمایا: امام مہدی(عج) میرے خلیفہ کی حیثیت سے ظہورکریں گے اور "یختم الدین بہ کما فتح بنا " جس طرح میرے ذریعہ سے دین اسلام کا آغاز ہوا ۔ اسی طرح ان کے ذریعہ سے مہراختتام لگادی جائےگی ۔حضور پرنور (ص) نے یہ بھی فرمایا: امام مہدی(عج) کا اصل نام میرے نام کی طرح محمد اوران کی کنیت میری کنیت کی طرح ابوالقاسم ہوگی وہ جب ظہورکریں گے توساری دنیاکو عدل وانصاف سے اسی طرح پرکردیں گے جس طرح وہ اس وقت ظلم وجورسے بھری ہوگی ۔

- حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت باسعادت

- مؤرخین کا اتفاق ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ ہجری یوم جمعہ بوقت طلوع فجرواقع ہوئی ہے جیسا کہ (وفیات الاعیان ،روضۃ الاحباب ،تاریخ ابن الوردی ،ےنابع المودۃ،تاریخ کامل طبری ،کشف الغمہ ،جلأالعےون ،اصول کافی ، نور الا بصار ، ارشاد ، جامع عباسی ، اعلام الوری ، اور انوار الحسینہ وغےرہ میں موجود ہے (بعض علمأ کا کہنا ہے کہ ولادت کا سن ۲۵۶ ھج اور ما دہٗ تاریخ نور ہے)یعنی آپ شب برات کے اختتام پر بوقت صبح صادق عالم ظہور وشہود میں تشریف لائے ہیں ۔

- حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی پھوپھی جناب حکیمہ خاتون کا بیان ہے کہ ایک روز میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس گئ تو آپ نے فرمایا کہ اے پھوپھی آپ آج ہمارے ہی گھر میں رہئے کیونکہ خداوندعالم مجھے آج ایک وارث عطافرمائے گا ۔ میں نے کہاکہ یہ فرزند کس کے بطن سے ہوگا ۔آپ نے فرمایاکہ بطن نرجس سے متولد ہوگا ،جناب حکیمہ نے کہا :بیٹے!میں تونرجس میں کچھ بھی حمل کے آثارنہیں پاتی،امام نے فرمایاکہ اسے پھوپھی نرجس کی مثال مادرموسی جیسی ہے جس طرح حضرت موسی (ع)کاحمل ولادت کے وقت

سے پہلے ظاہرنہیں ہوا ۔اسی طرح میرے فرزند کا حمل بھی بروقت ظاہرہوگا غرضکہ میں امام کے فرمانے سے اس شب وہیں رہی جب آدھی رات گذرگئی تومیں اٹھی اورنمازتہجدمیں مشغول ہوگئی اورنرجس بھی اٹھ کرنمازتہجدپڑھنے لگی ۔ اس کے بعدمیرے دل میں یہ خیال گذراکہ صبح قریب ہے اورامام حسن عسکری علیہ السلام نے جوکہاتھا وہ ابھی تک ظاہرنہیں ہوا ، اس خیال کے دل میں آتے ہی امام علیہ السلام نے اپنے حجرہ سے آوازدی :اے پھوپھی جلدی نہ کیجئے ،حجت خداکے ظہورکا وقت بالکل قریب ہے یہ سن کرمیں نرجس کے حجرہ کی طرف پلٹی ،نرجس مجھے راستے ہی میں ملیں ، مگران کی حالت اس وقت متغیرتھی ،وہ لرزہ براندام تھیں اوران کا ساراجسم کانپ رہاتھا ،میں نے یہ دیکھ کران کواپنے سینے سے لپٹالیا ،اورسورہ قل ھواللہ ،اناانزلنا و آیۃ الکرسی پڑھ کران پردم کیا بطن مادرسے بچے کی آواز آنے لگی ،یعنی میں جوکچھ پڑھتی تھی ،وہ بچہ بھی بطن مادرمیں وہی کچھ پڑھتا تھا اس کے بعد میں نے دیکھا کہ تمام حجرہ روشن ومنورہوگیاہے۔ اب جومیں دیکھتی ہوں تو ایک مولود مسعود زمین پرسجدہ میں پڑاہوا ہے میں نے بچہ کواٹھالیا حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے حجرہ سے آواز دی اے پھوپھی ! میرے فرزند کو میرے پاس لائیے میں لے گئی آپ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا اوراپنی زبان بچے کے منہ میں دےدی اورکہا کہ اے فرزند !خدا کے حکم سے کچھ بات کرو ،بچے نے اس آیت : بسم اللہ الرحمن الرحیم ونریدان نمن علی اللذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم الوارثین کی تلاوت کی ، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پرجوزمین پرکمزورکردئیے گئے ہیں اور ان کوامام بنائیں اورانھیں کوروئے زمین کاوارث قراردیں ۔

- اس کے بعد کچھ سبزطائروں نے آکرہمیں گھیرلیا ،امام حسن عسکری(ع) نے ان میں سے ایک طائرکوبلایا اوربچے کودیتے ہوئے کہا کہ خذہ فاحفظہ الخ اس کولے جاکراس کی حفاظت

کرویہاں تک کہ خدا اس کے بارے میں کوئی حکم دے کیونکہ خدا اپنے حکم کوپورا کرکے رہے گاَ میں نے امام حسن عسکری سے پوچھا کہ یہ طائرکون تھا اوردوسرے طائر کون تھے ؟ آپ نے فرمایا کہ جبرئیل تھے ،اوردوسرے فرشتگان رحمت تھے اس کے بعد فرمایاکہ اے پھوپھی اس فرزند کواس کی ماں کے پاس لے آوتاکہ اس کی آنکھیں خنک ہوں اورمحزون ومغموم نہ ہو اور یہ جان لے کہ خدا کاوعدہ حق ہے واکثرھم لایعلمون لیکن اکثرلوگ اسے نہیں جانتے ۔ اس کے بعد اس مولود مسعود کو اس کی ماں کے پاس پہنچادیاگیا آپ مختون اورناف بریدہ پیداہوئے اورآپ کے داہنے بازوپریہ آیت منقوش تھی جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا یعنی حق آیا اورباطل مٹ گیا اورباطل مٹ ہی جائے گا

- نسیم امروہوی نے اس پر اچھے اشعار کہے ہیں :
- چشم وچراغ دیدۂ نرجس
- عین خداکی آنکھ کاتارا
- بدرکمال نےمۂ شعبان
- چودھواں اختراوج بقاکا
- حامی ملت ماحئ بدعت
- کفرمٹانے خلق میں آیا
- وقت ولادت ماشاء اللہ
- قرآن صورت دیکھ کے بولا
- جاء الحق وزھق الباطل
- ان الباطل کان زھوقا
- محدث دہلوی شیخ عبدالحق اپنی کتاب مناقب آئمہ اطہارمیں لکھتے ہیں کہ حکیمہ خاتون جب نرجس کے پاس آئیں تودیکھا کہ ایک مولود پیداہوا ہے ،جومختون اورمفروغ منہ ہے یعنی

جس کا ختنہ کیا ہوا ہے اورنہلانے دھلانے کے کاموں سے جومولود کے ساتھ ہوتے ہیں بالکل مستغنی ہے ۔ حکیمہ خاتون بچے کو امام حسن عسکری کے پاس لائیں ، امام نے بچے کولیا اوراس کی پشت اقدس اور چشم مبارک پرہاتھ پھیرا اپنی زبان مطہران کے منہ میں ڈالی اورداہنے کان میں اذان اوربائیں میں اقامت کہی ، کتاب روضۃالاحباب اور ینابع المودۃ میں ہے کہ آپ کی ولادت بمقام سرمن رائے سامرہ میں ہوئی ہے ۔

- ....

- (1).ملاحظہ ہوجامع صغیرسیوطی ص ۱۶۰ طبع مصرومسند احمدبن حنبل جلد ۱ ص ۸۴ طبع مصروکنوزالحقائق ص ۱۲۲ ومستدرک جلد ۴ ص ۵۲۰ ومشکوۃ شریف)
- (2).ملاحظہ ہو صحیح بخاری پ ۱۴ ص ۳۹۹ وصحیح مسلم جلد ۲ ص ۹۵ صحیح ترمذی ص ۲۷۰ وصحیح ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۱۰ وصحیح ابن ماجہ ص ۳۴ وص ۳۰۹ وجامع صغےرص ۱۳۴ وکنوزالحقائق ص ۹۰)
- (3). ملاحظہ ہو جامع صغیرص ۱۰۴ ومستدرک امام حاکم ص ۴۲۲ و ۴۱۵ ،سنن ابن ماجہ اردوص ۲۶۱ طبع کراچی ۱۳۷۷ هج ۔

- حقیقی منتظرین کا تعارف آیت اللہ العظمی مکارم کے زبانی
- عالمگیریت، تاریخ کا خاتمہ اور مہدویت
- چار قیمتی اسباق
- مہدی موعود کا عقیدہ
- امام مہدی (ع) کے بارے میں علی (ع) کی چالیس حدیثیں
- شیعہ ظہور کےلئے جیتا ہے
- امام زمانہ علیہ السلام کے فرامین
- المهدي مني يقضوا اثري ولا يخطئ

- امام زمانہ (عج) کے ساتھ تعلق کے جھوٹے دعوے
- امام مہدی (عج) قرآن مجید میں
- انکار مہدی کفر ہے
- منکرین مہدی (عج) کی ضعیف دلیلیں
- امام مہدی کا دور کتب اہلسنت میں
- امام مہدی (عج)خطبہ غدیر میں
- امام مہدی عج اہل سنت کی نگاہ میں
- امام غائب کا فائدہ کیا ہے؟
- اس قدر طولانی غیبت کا رازکیا ہے؟
- امام مہدی حیات کا سرچشمہ
- صاحب العصر والزمان حضرت حجّت ِ منتظر عجل اللہ فَرَجَہ الشریف
- التماس دعا
- /169